فون نمبر ۴ ۔ تار کا پتہ ۔۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۔ ۱۲ نئے پیسے

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۶ تبوک ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شبہات کے ازالہ اور غفلت کی تلافی کیلئے مامور من اللہ کی صحبت میں رہنا ضروری ہے

اس طرح انسان مہلکات کا علم ہی نہیں بلکہ نجات دینے والی چیزوں کی معرفت حاصل کر لیتا ہے

"ہماری جماعت کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ اپنے وقتوں میں کچھ وقت نکال کر آئیں اور یہاں صحبت میں رہ کر اس غفلت کی تلافی کریں جو غیبوبت کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے اور ان شبہات کو دور کریں جو اس غفلت کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کا حق ہے کہ وہ ان کو پیش کریں اور ان کا جواب ہم سے سنیں۔ بھلا اگر کمزور بچہ جو ابھی دودھ پینے اور ماں کے کنارِ عاطفت کا محتاج ہے اس سے الگ کر دیا جاوے تو تم امید کر سکتے ہو کہ وہ بچ رہے گا کبھی نہیں۔ اسی طرح بلوغ سے پیشتر کے کمال اور معرفت کا حال ہے۔ انسان کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کی صحبت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ اس سے الگ ہو جائے تو اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

درحقیقت یہ ایک بہت ہی ضروری امر ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کسی کو توفیق دے اور وہ اس کو سمجھے کہ بار بار آنے کی کس قدر ضرورت ہے اس سے یہی نہ ہوگا کہ وہ اپنے نفس کے لئے فائدہ پہنچاوے گا بلکہ بہتوں کو فائدہ پہنچاوے گا کیونکہ جب تک خود ایک معرفت اور بصیرت پیدا نہ ہو وہ دوسروں کو کیا راہ بتاوے گا۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ بعض شریر الطبع لوگ ایسے آدمیوں کو جن کو بار بار آنے کی عادت نہیں کوئی سوال کرتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے جوابات سنے ہوئے نہیں ہوتے اور ساکت ہو کر نہ خود خفت اٹھاتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کیلئے جو دیکھنے سننے والے ہوتے ہیں ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس خفت اور سکوت سے ایمان پر ایک زد پڑتی ہے اور اس میں کمزوری شروع ہوتی ہے کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان مغلوب ہو جاتا ہے تو وہ غالب کے اثر سے بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات اس کے دل کو وہ اثر سیاہ کر دیتا ہے۔ اور پھر قاعدہ کے موافق وہ تاریکی بڑھنے لگتی ہے یہاں تک کہ اگر اسی میں اسکو موت آ جائے تو وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ ان ساری باتوں پر غور کر کے ایک دانشمند اس نتیجہ پر ضرور پہنچے گا کہ اس بات کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ ان زہروں کو دور کرنے کے واسطے جو روح کو تباہ کرتی ہیں کسی تریاقی صحبت کی ضرورت ہے۔ جہاں رہ کر انسان مہلکات کا علم بھی حاصل کرتا ہے اور نجات دینے والی چیزوں کی معرفت بھی کر لیتا ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء بوقت دس بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی عام طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ ضعف میں بھی بفضلہ تعالےٰ نسبتاً کمی ہے۔ احبابِ جماعت شفائے کامل و عاجل کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے تربیت کی اہمیت پر زور دیا اور انصار و خدام کو اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جامعہ احمدیہ میں ایک اہم لیکچر

محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو حال ہی میں ماریشس سے واپس تشریف لائے ہیں "دورانِ تبلیغ میں تائیدِ الٰہی کے چند واقعات" کے موضوع پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مورخہ ۱۶ ستمبر بروز اتوار بارہ بجکر بیس منٹ پر تقریر کریں گے۔ احباب اس میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

الامین للجمعیۃ العلمیۃ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ ستمبر ۶۲ء

سادہ زندگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان عظیم الشان قربانیوں کے لئے جو ایک الٰہی جماعت کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں جماعت احمدیہ کی تربیت کیلئے جو اقدامات فرمائے ان میں سے "تحریک جدید" کے مطالبات اہم ترین ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ نے ایسی قربانیوں کو ایک نظام میں مرتب کر دیا ہے اور اس طریقے سے قوم کے سامنے رکھا ہے کہ کوئی فرد جماعت بھی اس سے باہر نہ رہ سکے اور ہر فرد جماعت اپنی اپنی بساط کے مطابق اپنی قربانی پیش کر کے جماعت کے اغراض و مقاصد کو تقویت پہنچا سکے۔

"تحریک جدید" کے مطالبات کیا ہیں کہنا چاہیئے کہ یہ ایک الٰہی جماعت کا لائحہ عمل ہے جس کو نہایت دانشمندی اور الٰہی استعانت کے ساتھ منظم کر دیا گیا ہے اور جس پر آسانی سے عمل پیرا ہؤا جا سکتا ہے۔ ان مطالبات میں سے سب سے پہلا مطالبہ "سادہ زندگی" کے متعلق ہے۔ ہر الٰہی جماعت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ تمام عیش و راحت کے سامانوں اور طریقوں سے کنارہ کش ہو کر نہایت سادہ زندگی گزارتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کس طرح بے سرو سامانی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی ساری کمائی کس طرح دینی کاموں کے لئے خرچ کر دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے زکوٰۃ کا نظام شروع کیا گیا تھا۔ ہر صاحب نصاب مسلمان لازماً مقررہ ریٹ کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتا تھا۔ اور خوشی کے ساتھ اپنا حصہ بیت المال میں داخل کرتا تھا۔ لیکن اس نظام کے علاوہ بھی قومی کاموں کے بہت سے ایسے مواقع نکلتے رہتے تھے کہ صحابہ کرامؓ اپنا مال و جان قربان کر دیتے تھے۔ کئی صحابی ایسے تھے جنہوں نے کئی بار اپنی ساری یا اکثر پونجی انفاق کر دی۔ جہاد کے موقع پر اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ضروری سامان کے لئے مال کی ضرورت پڑتی تھی تو صحابہ کرامؓ اپنا مال دینے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ چونکہ مال کی اکثر ضرورت پڑتی رہتی تھی اس لئے صحابہ کرامؓ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے تاکہ وہ بوقت ضرورت مال سے قومی مدد کر سکیں چنانچہ صحابہ کرامؓ کی تاریخ میں ایسے سینکڑوں واقعات آپ کو مل سکیں گے کہ ایک صحابی نے اپنا سارا یا اکثر مال انفاق کر دیا۔

اگرچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی جانی اور مالی قربانیاں تمام انسانی تاریخ میں یکتا اور بے نظیر ہیں تاہم حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام الٰہی جماعتوں کا خاصہ ہے کہ وہ دین کے لئے غیر معمولی قربانیاں کرتی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حواریوں کا طریق یہ تھا کہ چونکہ اکثر وہ تبلیغ کے کاموں میں مصروف رہتے تھے اور یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے چھپ چھپ کر رہتے تھے اس لئے ان کو اکثر روزینہ کیلئے روپیہ کی ضرورت ہوتی تھی اور ان میں سے جس کے پاس مال ہوتا وہ جمع کرا دیتا۔ ایکدفعہ ایک شاگرد نے اپنا مکان فروخت کیا۔ مگر ساری قیمت پیش نہ کی بلکہ کچھ روپیہ رکھ لیا۔ "رسولوں کے اعمال" میں لکھا ہے کہ اس شخص پر فوراً عذاب نازل ہؤا اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ اس طرح زندگی گزارتے تھے وہ کس قدر سادہ زندگی بسر کرتے ہونگے مطلب یہ ہے کہ "سادہ زندگی" گزارنا الٰہی جماعتوں کا خاصہ ہے اس کے بغیر وہ مالی قربانیاں کر ہی نہیں سکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً تمام ایسے لوگ جن کو مذہب سے شغف ہوتا ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ ذاتی عیش و آرام پر روپیہ ضائع نہ کیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں "انفاق فی سبیل اللہ" پر جتنا زور دیا گیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایمان بالغیب اور اقامت صلوٰت کے بعد انفاق فی سبیل اللہ ہی متقی کی صفت شروع ہی میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرما دی ہے تاہم اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ تم اس قدر خرچ کر دو کہ بعد میں خود دوسروں کا منہ تکنے بیٹھ جاؤ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اعتدال کی تعلیم ہی دی ہے اور فرمایا ہے کہ

ولا تجعل یدك مغلولة
الی عنقك ولا تبسطها
كل البسط فتقعد ملوما
محسورا۔ (بنی اسرائیل ۳۰)

ترجمہ:۔ اور تو نہ تو (بخل) سے اپنے ہاتھ کو باندھ کر اپنی گردن میں ڈال لے اور نہ اسراف میں پڑ کر اسے بالکل کھول دے۔ ورنہ یا تو تو ملامت کا نشانہ یا نقصان کے اثر سے بیٹھ جائیگا۔

"سادہ زندگی" اسی اصول کے ماتحت اختیار کی جاتی ہے کیونکہ اگر روپیہ فضول باتوں اور لغویات اور محض عیش و آرام پر خرچ کر دیا جائے تو اس کا نتیجہ نہ صرف یہ ہوتا ہے کہ خود انسان مصیبت میں پڑ جاتا ہے بلکہ وہ دینی کاموں کے لئے مالی قربانیوں سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔ قرآن کریم کی اس تعلیم کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت صحت مندانہ اور معتدل طریق اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور بہت سی ایسی باتوں کی نشاندہی کی ہے کہ جن میں روپیہ خرچ کرنا کسی مسلمان خاص کر ایک الٰہی جماعت کے فرد کے خیال میں بھی نہیں آنا چاہیئے۔

چنانچہ آپ نے "سادہ زندگی" کے تعلق میں یہ پابندی لگائی ہے کہ کھانے میں صرف ایک سالن استعمال کیا جائے مگر یہ پابندی نہیں لگائی کہ سالن استعمال ہی نہ کیا جائے بلکہ نمک مرچ پر اکتفا کیا جائے۔ اور نہ یہ پابندی لگائی ہے کہ سالن صرف دال یا ساگ پات ہی ہو بلکہ اچھے سے اچھا سالن اپنی اپنی حیثیت کے مطابق استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ کام ہمارا ہے کہ اگر ہم دال سے گزارا کر سکتے ہوں تو مرغ بٹیر سے احتراز کریں۔ مگر آپ نے ایسی کوئی پابندی نہیں لگائی۔ غریبوں کو تو شاید بعض دفعہ نمک مرچ اور پیاز مولی وغیرہ بھی نہیں ملتے البتہ دولتمندوں کو چاہیئے کہ وہ اس پابندی کو ملحوظ خاطر رکھیں اس طرح وہ بہت سا روپیہ جو غیر ضروری طور پر صرف زبان کے چسکہ کی وجہ سے ضائع ہوتا ہے بچایا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت دلچسپ مضمون الفضل میں قارئین کی نظر سے گذر چکا ہے۔ اس لحاظ سے دولتمندوں کے لئے واقعی یہ بڑی آزمائش کی چیز ہے تاہم خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے جو کچھ دولتمند ہیں اس آزمائش میں بھی بڑی حد تک پورے اترتے ہیں اور اگر بعض دوست اس پابندی کو بھول چکے ہیں تو چاہیئے کہ وہ اس کی خلاف ورزی آئندہ نہ کریں۔ یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے جس کی پابندی نہ کی جا سکے۔ خاص کر اس صورت میں کہ آپ کو یقین ہو کہ آپ جماعت احمدیہ میں داخل ہیں اور وہ الٰہی جماعت ہے جس کے لئے ایسی قربانی ایک ادنیٰ قربانی ہے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو دیگر باتیں فرمائی ہیں ان میں سے بیاہ شادیوں پر بے جا اسراف بھی نہایت قابل غور ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت ان پابندیوں پر واقعی عامل ہے جو آپ نے لگائی ہیں لیکن ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب جماعت میں ایک ایسا عنصر پیدا ہو رہا ہے جو تیزی سے جاہلیت کی رسومات از سر نو اختیار کرتا جا رہا ہے جس کا اثر جماعت پر عموماً بہت برا پڑ رہا ہے اور ایسے عنصر کی دیکھا دیکھی بعض غرباء بھی بیاہ شادی پر اتنا خرچ کر دیتے ہیں جس کی ان کو طاقت نہیں ہوتی کئی تو مقروض ہو جاتے ہیں اور مکانوں تک ان کو فروخت کرنے پڑتے ہیں لیکن اکثر ایسے لوگ ہیں جو اپنی تمام پونجی ایک لڑکی یا ایک لڑکے کی شادی پر صرف کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے خواہ وہ ذاتی مشکلات میں نہ پڑیں تاہم وہ یقیناً ضیاع مال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حالت یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ سینکڑوں ہزاروں روپیہ دعوتوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے مگر جماعت کے چندوں میں اس موقعہ پر چند روپے دینے سے بھی گریز کیا جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ یہ عام حالت نہیں ہے بلکہ بعض خاص لوگوں تک ہی محدود ہے جو جماعت کی ضروریات سے بے پرواہی برتتے ہیں مگر محض "ناک" کے لئے بے شمار روپیہ (خرچ نہیں کہنا چاہیئے) واقعی ضائع کر دیتے ہیں۔ جماعت کے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اس برائی سے جماعت کو نجات دلانے کے لئے خاص مہم چلائیں اور یہ خیال نہ کریں کہ انہیں لوگوں کے نجی اور ذاتی معاملات میں دخل دینے کی ضرورت نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک نہایت اہم جماعتی کام ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیاہ شادیوں پر جائز اخراجات نہ کئے جائیں۔ ضرور کئے جائیں لیکن اکثر اوقات یہ اخراجات "لا تسرفوا" کی نافرمانی تک پہنچ جاتے ہیں جو ایک الٰہی کہلانیوالی جماعت کے نہ صرف ہر عہدہ دار بلکہ ہر فرد کے لئے باعثِ شرم ہے۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے، اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

فیشن پرستی کی وبا سے بچ کر رہو

جماعت احمدیہ کو اسلام کی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ بننا چاہیئے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

کچھ عرصہ ہوا میں نے جماعت کے دوستوں کو اخبار الفضل کے ایک نوٹ کے ذریعہ بے پردگی کے رجحان کے خلاف نصیحت کی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک سابقہ خطبہ جمعہ کی طرف توجہ دلا کر جماعت کے افراد اور جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کو ہوشیار کیا تھا کہ وہ بے پردگی کے رجحان کا سختی کے ساتھ مقابلہ کریں اور احمدیہ جماعت کی جو عورتیں اور جو لڑکیاں ماحول کے خراب اثرات کے نتیجہ میں بے پردگی کی طرف غلط رجحان پیدا کر رہی ہیں (اور خدا کے فضل سے ابھی تک ان کی تعداد تھوڑی ہے) ان کے خلاف ابتدائی انتباہ کے بعد سخت ایکشن لیا جائے۔

اب اپنے موجودہ نوٹ میں میں فیشن پرستی کے رجحان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ دراصل بے پردگی اور فیشن پرستی کا باہمی رشتہ ایک طرح سے دو بہنوں والا رشتہ ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا اثر دوسرے پر بہت گہرا پڑتا ہے۔ بے پردگی آخر کار عورتوں کو بالعموم فیشن پرستی کی طرف دھکیل دیتی ہے اور دوسری طرف فیشن پرستی کا رجحان آہستہ آہستہ بے پردگی کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ پس ہماری جماعت کی عورتوں اور لڑکیوں کو چاہیئے کہ ان دونوں خرابیوں سے بچ کر رہیں۔ یعنی وہ اسلامی پردہ کی پابندی کو اختیار کریں اور فیشن پرستی کی وبا سے بھی بچ کر رہیں ورنہ وہ کبھی بھی سچی احمدی اور سچی مسلمان نہیں سمجھی جا سکتیں۔ اسلام سادہ زندگی پر زور دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہمیشہ سادہ زندگی کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ میرے کانوں میں ہمیشہ حضور کے یہ الفاظ گونجتے ہیں کہ مجھے وہ لوگ بہت پسند ہیں جو دنیا میں سادگی کی زندگی گزارتے ہیں۔ خدا نے اپنے افضل الرسل اور خاتم النبیین کے قدموں پر دنیا کی دولت ڈال دی اور عرب کا بے تاج بادشاہ بنا دیا مگر آپ نے اس ارفع مقام کے باوجود ایسی سادہ زندگی گذاری کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ موٹے پٹھے کی چٹائی پر اس بے تکلفی سے لیٹ جاتے تھے کہ اس کے نشان آپ کے جسم پر ظاہر ہونے لگتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت اپنی کوئی حاجت پیش کرنے کے لئے آپ کے سامنے آئی اور آپ کے رعب کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگی اور اس کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نظارہ دیکھا تو بے چین ہو کر اس کی طرف لپکے اور بڑی محبت سے فرمایا:۔

> ”مائی! ڈرو نہیں ڈرو نہیں۔ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں جسے عرب کی ایک ماں نے جنا تھا۔“

پس زندگی میں سادگی اختیار کرنا اسلام اور احمدیت کی خاص تعلیمات میں داخل ہے اور وہی لوگ سچے مسلمان اور سچے احمدی سمجھے جا سکتے ہیں جو دولت اور ثروت کے ہوتے ہوئے بھی سادہ زندگی گزاریں اور اپنے غریب بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ اس طرح گھل مل کر رہیں کہ گویا وہ ایک خاندان کا حصہ ہیں۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ صحیح رنگ کی زینت جسے بدن اور کپڑوں کی صفائی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اسلام میں منع نہیں بلکہ اس کا حکم دیا گیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن لوگ نہا کر اور اپنے بدنوں کو صاف کر کے مسجد میں آئیں اور دھلے ہوئے صاف کپڑے پہنیں اور اگر وسعت ہو تو خوشبو بھی لگائیں۔ اور میں اس بات کو بھی مانتا ہوں کہ عورتوں کو خاص طور پر صفائی اور زینت کی اجازت بلکہ ہدایت دی گئی ہے تاکہ وہ اپنے خاوندوں کے لئے ظاہری لحاظ سے بھی کشش اور راحت کا موجب بن سکیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی عورت ایک دفعہ ایسی حالت میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی کہ اس کی حالت بہت خستہ تھی اور بال بکھرے ہوئے تھے اور کپڑے میلے کچیلے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا ”بہن تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے“؟ اس نے جواب دیا۔ ”یا رسول اللہ میں کس کے لئے زینت کروں۔ میرا خاوند دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات تہجد کی نماز میں کھڑا ہو کر گزار دیتا ہے“ آپ نے فوراً اس کے خاوند کو بلایا اور اس پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا:۔

> ”کیا تم اپنی بیوی کا حق چھین کر خدا کو دینا چاہتے ہو؟ سنو کہ خدا ایسے لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ بندوں کا حق بندوں کو دو اور خدا کا حق خدا کو دو اور بیوی کا حق بیوی کو دو۔“

پس اسلام ایک بڑا ہی پیارا اور متوازن مذہب ہے۔ جس نے نہ صرف خدا کے بلکہ خاوند بیوی کے اور دوسرے رشتہ داروں کے اور ہمسایوں کے اور دوستوں کے بلکہ دشمنوں تک کے حقوق مقرر کر رکھے ہیں۔ اور ان حقوق میں تصرف کرنا خدا تعالیٰ کی خوشی کا موجب نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔

لیکن اسلام نے جہاں واجبی حد تک زینت کی اجازت دی ہے وہاں مناسب حد بندیوں کے ساتھ اسے کنٹرول بھی کیا ہے۔ اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ پوری پوری دیانتداری کے ساتھ ان پابندیوں کو ملحوظ رکھیں۔ یہ پابندیاں مختصر طور پر چند فقروں میں بیان کی جا سکتی ہیں:۔

(اوّل) کوئی ایسی زینت اختیار نہ کی جائے جو سادہ زندگی کے اصول کے خلاف ہو اور جس میں عورت اپنے جسم اور اپنے لباس کو زینتوں کے ذریعہ اتنا کشش دار کر دے کہ غیر محرم شرفا اور نیک لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اعتراض کی نظر سے اٹھیں۔

(دوم) زینت کے معاملہ میں ایسا انہماک نہ اختیار کیا جائے کہ گویا وہی زندگی کی غرض و غایت ہے بلکہ سادہ زندگی اختیار کی جائے۔

(سوم) جب کوئی پردہ دار عورت کسی مجبوری کی وجہ سے خرید و فروخت کی غرض سے بازار میں جائے یا گھر سے باہر آئے تو لپ سٹک اور چہرہ کے پوڈر وغیرہ سے پرہیز کیا جائے۔ اور باہر آتے ہوئے پردہ کا پورا پورا التزام رکھا جائے۔

(چہارم) برقعہ یا لباس کے اوپر اوڑھنے کی چادر بالکل سادہ ہو جس کا رنگ نہ تو شوخ اور بھڑکیلا ہو اور نہ اس پر کوئی بیل بوٹے یا نقش و نگار کا کام کیا ہوا ہو۔ کیونکہ برقعہ کی غرض زینت کو چھپانا ہے نہ کہ خود برقعہ کو زینت کا ذریعہ بنانا۔

پنجم نوجوان لڑکیاں جو سکولوں اور کالجوں میں پڑھتی ہیں ان کے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ ہر قسم کی ناواجب زینت سے بچ کر سادگی اختیار کریں۔ بے شک اپنے جسم اور کپڑوں کو صاف رکھیں مگر اپنے چہروں اور لباسوں کو ہرگز مصنوعی طریق پر کشش کا ذریعہ نہ بنائیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے ربوہ کے بھائی اور بہنیں خصوصاً اور تمام بیرونی شہروں کے بھائی اور بہنیں عموماً میری اس دردمندانہ نصیحت کو غور سے پڑھ کر اس پر دیانت داری کے ساتھ عمل کریں گے تاکہ ایک طرف ان کی زندگی خدا کی نظر میں پسندیدہ زندگی ہو اور دوسری طرف وہ جماعت کو بدنام کرنے والے نہ بنیں۔

میں نے اپنے اس مختصر سے مضمون میں اپنے علم کے مطابق دونوں پہلوؤں کو یعنی مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو واضح کر دیا ہے۔ اور نگران بورڈ نے بھی اپنے حالیہ اجلاس میں جماعت کے مرکزی افسروں اور ضلعوار امراء اور مقامی عہدیداروں کو زوردار ہدایت کی ہے کہ وہ اس بارہ میں جماعت کی نگرانی رکھیں اور اگر کوئی شکایت پیدا ہو تو ابتدائی انتباہ کے بعد مرکز کے ذمہ دار کارکنوں کو رپورٹ کریں۔ اس وقت دنیا کی نظر ہم پر ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کا کیا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت کے بوڑھے اور جوان اور بچے اور مرد اور عورتیں اور لڑکے اور لڑکیاں اسلام اور احمدیت کا ایسا نمونہ دکھائیں کہ دنیا اسے دیکھ کر عش عش کر اٹھے کہ یہی اسلام کا سچا نمونہ ہے اور جب دنیا سے ہماری واپسی کا وقت آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحیں ہمیں دیکھ کر خوش ہوں کہ انہوں نے ہماری ہدایت پر عمل کیا ہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ
۱۳ ستمبر ۱۹۶۲ء

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے
کارکنانِ مال کی خصوصی توجہ کیلئے

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

اس سال مختلف ضروریات کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی آمد کے بجٹ میں گذشتہ سال کے بجٹ سے کافی زیادتی کرنی پڑی تھی۔ ان چندوں میں زکوٰۃ، حصہ آمد، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ شامل ہیں۔ چنانچہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں ان مدات کا بجٹ ۱۴,۴۰,۰۰۰ روپے (چودہ لاکھ اڑتالیس ہزار روپے) تھا۔ اس کے مقابلہ میں سال رواں یعنی ۱۹۶۳-۶۴ء کا ان چندوں کا مجموعی بجٹ ۱۷,۳۳,۰۰۰ روپے (سترہ لاکھ تینتیس ہزار روپے) تجویز ہوا۔ جسے مجلس مشاورت کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا۔ چونکہ اخراجات کے بجٹ میں بھی اسی کے مطابق اضافہ منظور ہو گیا تھا۔ اس لئے اگر کسی وجہ سے بجٹ آمد کے مطابق وصولی نہ ہو تو انجمن کی آمد و خرچ میں توازن قائم نہیں رہے گا۔

بجٹ میں اس غیر معمولی اضافہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد سالوں سے جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے لازمی ہے کہ ہم ہر سال اپنی آمد کے بجٹ میں معتد بہ اضافہ کرتے جائیں۔ تا جلد از جلد حضور کی مقرر کردہ منزل سے آگے نکل جائیں۔ لیکن اس سال ان چندوں کی وصولی کی رفتار میں اتنی ابتدائی بہتری نہیں ہوئی جس سے یہ توقع قائم کی جا سکے کہ سال کے آخر تک مذکورہ بالا منظور شدہ بجٹ پورا ہو جائے گا۔ (اگرچہ رفتار پچھلے سال سے ضرور کچھ نہ کچھ بہتر ہے)۔

بے شک شروع سال میں وصولی کی رفتار ہمیشہ قدرے کم ہی ہوتی ہے۔ اور جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے۔ یہ رفتار بڑھتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آخر سال تک بجٹ پورا ہو جاتا ہے چنانچہ گذشتہ سال دس ستمبر تک ان مدات میں سوا چار لاکھ روپے کے قریب (۴,۲۶,۳۵۵ روپے) وصولی ہو چکی تھی۔ اور کل سال کی وصولی پندرہ لاکھ روپے کے قریب (۱۴,۹۲,۰۶۵ روپے) تھی۔ گویا بجٹ سے بھی بقدر چوالیس ہزار روپے بڑھ گئی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لیکن اس سال اسی تاریخ یعنی دس ستمبر تک ان مدات کی کل وصولی قریباً ساڑھے چار لاکھ روپیہ (۴,۴۶,۲۸۰ روپے) ہے اگر سابقہ سالوں کی طرح وصولی کی رفتار میں آئندہ کچھ اضافہ بھی ہو جائے۔ تو بھی گذشتہ سال کے اعداد و شمار پر قیاس کرتے ہوئے سال رواں کی وصولی زیادہ سے زیادہ ۱۵,۶۱,۷۸۲ روپے ہو سکتی ہے۔ گویا بظاہر حالات پونے سولہ لاکھ تک پہنچنے کی بھی امید نہیں۔ اس طرح منظور شدہ بجٹ سے خدانخواستہ قریباً پونے دو لاکھ روپے (۱,۷۱,۲۱۸ روپے) کی کمی رہ جائیگی۔ حالانکہ خاکسار کا اندازہ یہ ہے کہ اگر تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان ان چندوں کی وصولی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر پورا پورا عمل کریں تو ان چندوں کی وصولی بآسانی پچیس لاکھ روپے سے بھی بڑھ سکتی ہے۔ چہ جائیکہ موجودہ بجٹ یعنی سترہ لاکھ تینتیس ہزار روپے (۱۷,۳۳,۰۰۰ روپے) سے بھی بقدر پونے دو لاکھ روپے کم رہ جائے۔

یہ صورت حال نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور اسے بدلنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام کارکنان مال ابھی سے کمر ہمت کس لیں اور تہیہ کر لیں۔ کہ خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت اپنا اپنا بجٹ پورا کریگی۔ اور اس غرض کے لئے اپنی موجودہ جد و جہد کو تیز تر کر دیا جائے۔ اور اپنی کوششوں کو لگاتار جاری رکھا جائے۔ تو پختہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ سابقہ سالوں کی طرح اس سال بھی ہم پر اپنا خاص فضل نازل کرے گا۔ اور ہماری وصولی بجٹ سے بھی بڑھ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس اگر کوئی لمحہ ضائع کرنے کی گنجائش نہیں۔ بلکہ فوری طور پر پُرزور جد و جہد کا آغاز کر دیجئے اور اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضلوں کے وارث بن جائیے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس وقت ہم ایک ایسے مقام پر ہیں۔ کہ ذرا سی سستی اور غفلت کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر کے ہم خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق بھی بن سکتے ہیں۔ ہم سے بہتر موقعہ شاید ہی آج تک کسی قوم کو ملا ہو۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جس کے متعلق کی تمام انبیاء نے خبر دی ہے ایسے زمانہ میں کام کرنے والی قوم دنیا میں معمولی قوم نہیں سمجھی جا سکتی اب ایک ایسی تاریخی یادگار کی حامل ہو گی۔ کہ صرف دنیا کی زندگی تک اس کی شہرت قائم نہیں رہے گی۔ بلکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بھی اس یادگار کو بے توجہی سے نہیں دیکھے گا۔ اور اس زمانہ میں کام کرنے والوں کو ایسا مقام دے گا۔ کہ دنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے اسے دیکھے گی۔ پس یہ موقعہ ایسا نہیں جسے کوئی سمجھدار شخص گنوانے کے لئے تیار ہو۔" (الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء)

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کو ان سمجھدار اور عقلمند لوگوں (اولو الالباب) میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو اس کے نشانوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اور اس راہ میں کسی قربانی سے نہیں ڈرتے۔

امتحان راہ ایمان ناصرات الاحمدیہ

۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء کو راہ ایمان کا امتحان ہوگا مہربانی فرما کر تمام لجنات ایسی

۱۔ ہر ایک بچی کو اس امتحان میں شامل کریں جو پچھلے سال کسی وجہ سے امتحان نہ دے سکی تھی۔

۲۔ جن بچیوں نے پچھلے سال کتاب کے پہلے حصہ کا امتحان دیا تھا اب ان کو ساری کتاب کی تیاری کرائیں۔

۳۔ امتحان دینے والی لڑکیوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ تاکہ اس کے مطابق پرچے تیار کرائے جائیں جیسا کہ کتاب کی اشاعت کا ہم نے اعلان کیا تھا۔ اگلے سال کے امتحان کے لئے ہو گی اور اجتماع کے موقع پر لجنات کو دی جائے گی اب صرف راہ ایمان کا امتحان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۴۔ جو لڑکیاں ۱۵ سال تک کی عمر کی انگریزی سکولوں میں پڑھتی ہیں ان کے لئے انگریزی کی کتاب راہ ایمان کا امتحان ہوگا قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے یہ کتاب منگوائی جا سکتی ہے انگریزی کی کتاب راہ ایمان کا پرچہ بھی انگریزی میں ہوگا اور امتحان ۲۳ ستمبر کو ہی اردو کی کتاب کے ساتھ ہوگا۔ (جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم سید ظہور احمد کی بیوی ناگہانی طور پر عین جوانی میں شادی کے دس ماہ بعد ۴ر اگست ۱۹۶۲ء کو ہارٹ فیل ہو کر فوت ہو گئی ہے اس صدمہ جانکاہ کا عزیز کے دل و دماغ پر بے حد اثر ہوا ہے جس سے اسے دل کی تکلیف کا عارضہ ہو گیا ہے۔ جسم کی بائیں جانب اس تکلیف سے بہت متاثر ہے احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اسے جلد صبر جمیل عطا فرماوے۔ اس صدمہ کے اثرات سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر
محلہ دار الرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ

معاصرین کہتے ہیں :-

صحابہؓ کی شان میں۔ تاریخ میں تحریف۔ الحق مُرٌّ

صحابہؓ کی شان میں

جماعت اسلامی کے ترجمان ایشیا (لاہور)

بابت ۲۱ ۶/۶۲ میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے لاہور کی ایک مجلس ذکر حسینؓ کو خطاب کرتے ہوئے ایک تقریر کی اس میں یہ نقطہ بھی زیر بحث آگیا کہ یہ کیوں تھا کہ یزید کے زمانہ میں جس قدر صحابہ کرامؓ موجود تھے (جن کی تعداد پونے دو صد بتائی جاتی ہے) ان سب نے یزید کی بیعت کرلی تھی اور صرف امام حسینؓ نے اس کی مخالفت کی تھی اس سلسلہ میں مودودی صاحب نے فرمایا :-

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے تو بیعت کرلی تھی حضرت حسینؓ نے کیوں نہ کی اور وہ ان کو مطعون کرتے ہیں حالانکہ جب کوئی مسلمان حکومت پوری طاقت سے قائم ہو تو اس کے خلاف اٹھنا ہما شما کا کام نہیں صرف وہ اٹھ سکتا ہے جو فیصلہ کرچکا ہو کہ وہ اٹھے گا، خواہ کچھ ہو جائے جو لوگ ایسی بات کہتے ہیں ان کو صحابہؓ کی طرف سے صفائی پیش کرنی چاہیئے نہ کہ حضرت حسینؓ کو مطعون کرنا۔ اٹھنے والے سے صفائی پیش کرنے کا مطالبہ کرنے کا موقعہ ہے صحابہؓ کرام کی پوزیشن صاف کی جاسکتی ہے ہر شخص کا یہ کام نہیں تھا یہ حضرت حسینؓ ہی کا نمونہ تو ہے جو مسلمان حکومت کے بگاڑ کے وقت مسلمانوں کی راہ نمائی کرتا ہے...... (یہ) نمونہ یہ ہے کہ مسلمان حکومت بگڑ رہی ہو تو مسلمان کا کام تماش بین بن کر بیٹھنا نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اصلاح کے لئے کھڑا ہو جائے خواہ اکیلا ہی ہو اور خواہ کچھ نتیجہ ہو۔"

ہم نے اقتباس کے بعض الفاظ سینے پر پتھر رکھ کر نقل کئے ہیں اس لئے کہ ہمیں یہ جرأت کس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم صحابہ کبارؓ کو (معاذ اللہ) ہما شما قرار دیں اور انھیں نعوذ باللہ تماشبین ٹھہرائیں۔ یہ جرأت تو مودودی صاحب کو ہی ہو سکتی ہے جن کے ناوک سے اور تو اور (خاکم بدہن) وہ ذات اقدس و اعظم (علیہ التحیۃ والسلام) بھی نہ بچ سکی جن کے متعلق ہر مسلمان کا ایمان ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضورؐ کے متعلق اس شخص نے (استغفر اللہ استغفر اللہ) یہاں تک کہہ دیا ہے کہ آپؐ جماعت کی تنظیم کے وقت مساوات انسانیہ کے جو اصول پیش فرمایا کرتے تھے جب تشکیل حکومت کا وقت آیا تو ان اصولوں کو (معاذ اللہ) بالائے طاق رکھ دیا اور حکومت کو اپنے قبیلہ (قریش) کے لئے مخصوص کرلیا

یہ تو ہوئی (ایشیا میں شائع شدہ) مودودی صاحب کی تقریر۔ اب آگے بڑھیئے۔ محمود احمد عباسی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے "خلافت معاویہ و یزید" اس میں انھوں نے اپنا نظریہ یہ پیش کیا ہے کہ یزید کی خلافت اسلام کے خلاف نہیں تھی اس لئے صحابہ کبارؓ نے اس کی بیعت کرلی تھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی صاحب امام دین نے ایشیا میں اس بحث کو چھیڑا اور عباسی صاحب کی مخالفت کی اس کے جواب میں ایشیا ۲۰ راگست کی اشاعت میں ایک صاحب۔ حبیب المسلم۔ کے قلم سے "گفت و شنید" کے کالم میں ایک شذرہ (یا ان کا مکتوب) شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں

"یہ بات ہمارے حلق سے نیچے نہیں اتر سکتی کہ صحابہؓ کرام جنہوں نے قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے پرخچے اڑا دیئے جو کسی متکبر سے متکبر ہستی کو کبھی خاطر میں نہ لائے وہ اپنے ہی میں سے ایک فرد سے دب جائیں گے جس کے پاس بہر حال قیصر و کسریٰ جیسی طاقت نہ تھی، وہ لوگ جو بھری مسجد میں حضرت فاروق اعظمؓ کو ٹوک سکتے تھے وہ یزید کی غلطیوں پر خاموش کیسے رہ سکتے ہیں یا پھر نعوذ باللہ دولت کی چمک نے ان کو حق کی حمایت سے باز کیسے رکھا کیا مسلمان یہ تصور بھی کر سکتا ہے کیا محترم امام دین صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ صحابہؓ کرام خاک بدہن گستاخ، بزدل یا لالچی تھے کہ انھوں نے حق کا ساتھ نہ دیا اور گھروں میں بیٹھے رہے اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرمائے۔"

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں :-

"لیکن یار لوگوں نے تو چور دروازہ تلاش کیا ہوا ہے یزید کو برا کہو۔ پھر یزید کو خلیفہ بنانے والوں کو اور بنوانے والوں کو برا کہو پھر جب معاویہؓ۔ مغیرہ بن شعبہؓ اور عمرو بن العاصؓ کو برا کہا جائے گا تو بات ضرور ان تک پہنچے گی جنہوں نے ان لوگوں پر اعتماد کیا اور آگے بڑھایا اس چور دروازے کو بند ہی ہونا چاہیئے اور عباسی صاحب کی کتاب اس لئے بہترین قفل ہے بہت سوں نے اس کا جواب لکھا ہے لیکن سوائے اسے گالیاں دینے اور کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچنے کے کچھ نہ کر سکے اس کے رد میں لکھی ہوئی کتابیں سب پوچ دلائل پر مبنی ہیں۔"

ایشیا نے پہلے اپنی جماعت کے امیر کی تقریر (بلاتبصرہ) شائع کی جس میں انھوں نے یہ کہا کہ یزید کی خلافت کے خلاف اٹھنا من عزم الامور تھا جس کی ہمت "ہما شما" کو نہیں ہو سکتی تھی حضرت حسینؓ نے اپنے کردار سے مسلمانوں کے لئے نمونہ پیش کر دیا کہ ایسے وقت میں مسلمان کا شیوہ "تماش بین" بن کر بیٹھے رہنا نہیں۔ اس کے بعد ایشیا نے حبیب المسلم کا شذرہ (یا مکتوب) بلاتبصرہ شائع کر دیا جس میں صحابہ کبارؓ کے بلند مقام کو اجاگر کیا گیا ہے اور عباسی صاحب کے نظریہ کی تائید کی گئی ہے۔ کیا ہم اپنے موقر معاصر سے گذارش کر سکتے ہیں کہ وہ اتنا واضح کر دیں کہ انھوں نے جو صحابہ کبارؓ کی دو متضاد تصویریں پیش کی ہیں ان میں سے کون سی تصویر ان کی سیرت کی صحیح ترجمان ہے؟ وہ تصویر جسے مودودی صاحب نے پیش کیا ہے یا وہ، جو مسلم صاحب کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔؟

(طلوع اسلام لاہور ستمبر ۱۹۶۲ء)

تاریخ میں تحریف

نوائے وقت ۴ ستمبر کے سر راہے میں میاں محمود علی قصوری کی ایک تقریر پر تبصرہ نظر سے گذرا آپ نے لکھا ہے کہ اگر...... تو پھر قائد اعظم اور مسلم لیگ نے کیا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔

قصوری صاحب تو خیر قابل درگزر ہیں جماعت کے بڑے بڑے نقیب آج کل انہی خطوط پر خطبات ارشاد فرما رہے ہیں ان کی تقاریر کا لب لباب یہ ہوتا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نے نہیں بنایا کیونکہ مسلم لیگی تو صرف عہدوں کے حریص اور خوشامدی لوگوں کا ایک غیر منظم گروہ تھا پاکستان تو مسلم عوام نے بنایا تھا اگر مسلم لیگ اور اس کے قائد بلاوجہ اسے اپنا کارنامہ قرار دیتے ہیں۔

ان ارشادات سے قطع نظر ہمیں تاریخ سے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی تحریک پاکستان سے بالکل الگ رہی لیکن جب پاکستان قائم ہوگیا تو اس میں اسلامی نظام حکومت کی اجارہ دار داعی بن گئی اور اب اس جماعت نے بتدریج یہ موقف اختیار کرلیا ہے کہ اس نے پاکستان کی مخالفت نہیں کی تھی اور مسلم لیگی حسداً جماعت اسلامی پر پاکستان کی مخالفت کا الزام لگاتے ہیں۔

اگر تاریخ میں تحریف کا یہ سلسلہ جاری رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہم یہ سنیں گے کہ محمد بن قاسم نے تو سندھ پر حملہ نہیں کیا تھا راجہ داہر کی رعایا نے از خود علم بغاوت بلند کر دیا تھا۔

ایڈووکیٹ مظفر گڑھ۔ رحمت علی علوی۔

(نوائے وقت ۸ ستمبر ۱۹۶۲ء)

الحق مُرٌّ

صدق کے دو آخری پرچے ۸ رجون ۶۲ء اور ۱۵ رجون کے حال ہی میں موصول ہوئے جسے پڑھ کر آپ کی خدمت میں یہ خط ارسال کرنے کو جی چاہا اس میں شائع شدہ "نواحمدی کا بیان صفائی" دل کو پسند نہیں آیا پہلے تو وہ ایک ہی قسط میں شائع کرتے تو اچھا ہوتا (جو آپ کے پرچہ میں کسی طرح گنجائش نہیں تھی) یا پھر پہلے بیان کی انتہا پر باقی آئندہ لکھا ہوتا کیونکہ پہلے بیان کو پڑھ کر عوام کے متاثر ہو کر غلط فہمی میں پڑنے کا بہت اندیشہ ہے اگر اس بیان کیا تھ ساتھ اس کے رد میں بھی آپ کچھ تحریر فرما دیتے بہتر ہوتا خود اس ناقص العقل اس بیان سے اتنا متاثر ہوا کہ دو تین بار اس کو پڑھ ڈالا اور کچھ دیر تک دل پر اضطراب رہا آخر یہاں کسی اہل علم کے پاس جا کر دل کو تسکین حاصل کرائی

صدق جیسا اخبار جو ہر جگہ مقبول اور معتبر ہے اور اس میں آپ جیسی بزرگ ہستی کی تحریر جس کا ایک ایک لفظ نہایت بلند اور بے مثل حق گوئی اور رہبری کا حامل ہے ان میں ایسے گمراہ کن بیان کا بغیر کسی رد یا تشریح کے شائع ہونا مناسب نہیں تھا خیر اب اس نادان کی رائے میں اگر آپ اس نو احمدی کے بیان کے خلاف دو لفظ تحریر فرما دیں تو بہت سوں کی غلط فہمی اور آپ جیسے جلیل القدر کے متعلق بدگمانیاں دور ہو جائیں گی، گستاخی معاف۔ احقر العباد...... حبذہ

صدق ۔ مکتوب بالا صدق کے ایک مخلص ترین ناظر کی طرف سے ہے۔ یہ فطرت بشری کا کچھ خاصہ ہے کہ وہی بے مثل صاف گوئی اور رہبری جب تک دوسروں کے مقابلہ میں رہتی ہے۔ وصف و ہنر بنی رہتی ہے لیکن جوں ہی اپنے کسی تسلیم خیال یا اعتقاد کے خلاف ہوئی معاً عیب و نقص میں تبدیل ہو جاتی ہے

مضمون مذکور صدق کی ایک تنقید کے جواب میں تھا اس لئے یوں بھی اسے چھپنے کا حق حاصل تھا اس کے علاوہ بڑی غرض اس کے چھاپنے سے اپنے ہاں کے علماء کو یہی دکھانا تھا کہ بات کہاں سے کہاں تک جا پہنچی ہے ان کے پرانے حربے اب کتنی بڑی حد تک بیکار ہو چکے ہیں اور اب مقابلہ کے لئے انھیں کتنی زیادہ تیاریوں کی ضرورت ہے ان حضرات کو چونکانا اور مزید غور و فکر و مطالعہ پر آمادہ کرنا اس مضمون کی اشاعت سے مقصود ہی تھا صاحب مراسلہ پر پڑھ کر جو اثر پڑا وہ بالکل قدرتی تھا یہی چیز کو فکری جمود سے نکال کر تلاش و تحقیق کی طرف لاتی ہے۔

کوئی جریدہ یا رسالہ اگر تمام تر تجارتی نہیں تو یہ تو اس کے فرائض میں داخل ہے کہ ہمیشہ انھیں مضامین پر اکتفا نہ کرے جو ناظرین کی اکثریت کی پسند و مرضی کے موافق ہی ہوں بلکہ کبھی کبھی ذرا ذائقہ میں تلخی پیدا کرنے والے مضمون چھاپ کر ان کے فکری اخلاقی دینی شعور میں بیداری بھی پیدا کرتا رہے۔

(صدق جدید لکھنؤ ۳۱ راگست ۱۹۶۲ء)

ولادت

بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ میری لڑکی رشیدہ (اہلیہ مرزا اسلطان بیگ صاحب) کے ہاں ٹانگا نیکا (افریقہ) میں لڑکا پیدا ہوا ہے احباب کرام سے دعاء سعادت دارین کی درخواست ہے۔

مرزا عبدالحمید کلرک بیت المال ربوہ

نوٹ :- آپ نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروا دیا ہے۔

نمائندگان شوریٰ کی فہرستیں ۱۰ اکتوبر ۶۲ء تک دفتر مرکزیہ بھجوا دی جائیں۔ اجتماع کی تاریخیں ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۶۲ء

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بمقام ربوہ

قسط ۲ — (از مکرم رفیق احمد صاحب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ سالانہ اجتماع :- اس چندہ کی شرح ہر خادم سے کم از کم ایک روپیہ سالانہ ہے اور ایک صد روپے سے زائد ماہوار آمد والے خدام کیلئے ایک ماہ کی آمد کا ایک فیصد (۱۰۰/۱) یعنی طالب علم اور ایک سو روپے تک آمد رکھنے والے خدام صرف ایک روپیہ ادا کریں گے اور بقیہ خدام ایک ماہ کی آمد کا ایک فی صد (۱۰۰/۱)

۲- اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد میں لگاتار اضافہ اجتماع کے طریق میں تبدیلی نیز جملہ انتظامات کو بہتر معیار پر چلانے کی وجہ سے اخراجات سالانہ اجتماع پہلے سے بہت زیادہ ہوگئے ہیں اور یہ اجتماع اپنی برکات اور فوائد کے لحاظ سے اس بات کا حقدار ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے جو ضروری اخراجات ہیں ان سے دریغ نہ کیا جائے

۳- عملاً صورت حال یہ ہے کہ مجالس کی اس چندہ کی طرف توجہ بہت کم ہے اجتماع شروع ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے اور سبھی انتظامات کے لئے اجتماع سے قبل ہی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن آمد کم ہونے کی وجہ سے دقت کا سامنا ہے اس لئے جملہ اراکین اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ جہاں وہ اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری میں مصروف ہیں وہاں اس اجتماع کے اخراجات مہیا کرنے کی طرف بھی توجہ فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ سب خدام کا چندہ سالانہ اجتماع وصول ہو کر آخر ستمبر تک مرکز میں پہنچ جائے۔

اطفال :- خدام کے اجتماع کیساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی ہوگا اس کی تفصیلات کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

پروگرام :- اجتماع کا پروگرام زیر ترتیب ہے، اور جلدی اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

اجتماع میں شمولیت ہمارا اجتماع قومی اجتماع ہے اس میں جملہ خدام کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے تا وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کیلئے عملی تربیت حاصل کر سکیں لیس اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو شامل ہونا چاہیئے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے خواہ اپنا کچھ حرج بھی کرنا پڑے قائدین مجالس کوشش کریں کہ وہ خود ذاتی طور پر شامل ہوں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے کوئی مجلس ایسی نہ ہے جس کا کم از کم ایک نمائندہ شامل نہ ہوا ہو۔

قائدین اضلاع و علاقائی کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر اس امر کی نگرانی کریں کہ جملہ مجالس جوان کے حلقہ میں ہیں اجتماع کے سلسلہ میں مرکزی امور کی پوری تعمیل کریں جن امور کے بارہ میں مرکز میں ایک معین وقت کے اندر اندر اطلاع دینی ضروری ہو وہ اطلاع دیں خدام میں بار بار تحریک کریں اور انھیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش کریں نیز خود ذاتی طور پر اجتماع میں شریک ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ خدام زعماء۔ قائدین مقامی۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی اپنے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں ابھی سے کوشش شروع کر دیں گے اور وقتاً فوقتاً اس امر کا جائزہ لیتے رہیں گے کہ کس حد تک تیاری ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس اجتماع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکر الٰہی اور محاسبہ نفس کے تین دن

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا اس اجتماع میں شمولیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونیوالوں کے لئے ذکر الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے لئے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں یہ تین دن جو اجتماع میں گزارے جاتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے چنانچہ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ایک گزشتہ اجتماع کے متعلق فرماتے ہیں :-

"تین دن اکثر تقریروں کے دوران ایک ایسا روحانی سماں بندھا رہا کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہماری روحوں سے مخاطب ہیں لاہور میں بعض دوستوں نے میرے اس تاثر کی تصدیق کی اور بتایا کہ دوسرے دوستوں نے بھی بعینہٖ اسی کیفیت کا اظہار کیا ہے ایک صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ ایسے اجتماع سال میں چار دفعہ منعقد ہونے چاہئیں تا پژمردہ دل زندہ ہو جائیں اور زنگ دھل دھل کر دلوں کے آئینے صیقل ہوتے رہیں"۔

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے بابرکت اجتماع میں ضرور شمولیت فرمادیں اور ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

۱- محمد عیسیٰ خاں صاحب ولد محمد یار صاحب موصی نمبر ۱۰۵۹۷ سابقہ مددگار کارکن دفتر وکالت تعلیم تحریک جدید کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

۲- ایک صاحب مسمی غلام سرور خاں صاحب ولد مجید اللہ خاں صاحب موصی ۱۰۵۴۶ قوم پٹھان پیشہ ملازمت ساکن ہنی ضلع مردان نے ۹/۱۲/۴۷ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی مگر جنوری ۱۹۵۰ء سے ان کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو مطلع فرمادیں۔

۳- دفتر ہذا کو مکرم قریشی نذیر احمد صاحب ہاشمی ولد قریشی مسمی محمد صاحب ہاشمی۔ موصی ۱۰۳۹۹ سابقہ سکونت (۱) گولے کی ضلع گجرات (۲) کھاریاں ضلع گجرات کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

۱- ملک الطاف احمد صاحب ربانی ولد ملک عبد العزیز صاحب احمدی سکنہ گجرات کا ایڈریس مطلوب ہے اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات :

مستقل کمیشن پاکستان نیوی

آئندہ امتحان داخلہ بطور کیڈٹ انگزیکٹو، سپلائی، انجینیرنگ و الیکٹریکل برانچز پاکستان نیوی ۲/۱۲/۶۲ تا ۷/۱۲/۶۲ کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، ڈھاکہ، راجشاہی اور سلہٹ میں۔ شرائط :- انٹرمیڈیٹ (فزکس ریاضی) یا سینئر کیمبرج غیر شادی شدہ عمر ۱/۱۲/۶۲ کو ۱۷ تا ۲۰ - درخواستیں ۱۰/۱۱/۶۲ تک بنام نیول ہیڈ کوارٹرس کراچی۔ فارم نزدیک کے دفتر بھرتی سے لے لیں۔

چارٹرڈ اکاونٹنٹس ایگزیمینیشن

انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاونٹنٹس کی طرف سے ابتدائی۔ درمیانے اور آخری امتحان کا انعقاد ۱۷/۱۲/۶۲ تا ۲۴/۱۲/۶۲ کراچی ڈھاکہ لاہور میں ہوگا۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام سیکرٹری انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاونٹنٹس آف پاکستان کراچی ۲۰/۱۰/۶۲ تک (پ ٹ ۱۳/۹/۶۲)

ٹیکسٹائل ٹکنولوجی و کیمسٹری

سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ ٹیکسٹائل ٹکنالوجی ٹیکسٹائل کیمسٹری کلاسیں ۱/۱۰/۶۲ سے لائل پور میں سیٹیں ۵۰۔ معلومات کے لئے انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل کو مخاطب کیا جائے (پ ٹ ۴/۹/۶۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر۔ بچوں اور عورتوں کی آنکھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ

خارش، پانی بہنا، پھنی، ضعف نظر وغیرہ کا بہترین علاج

آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو پچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد پیش کیا جا رہا ہے

قیمت فی شیشی ۶۲ پیسے بڑی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱- میرے بڑے بھائی چوہدری عبد المجید صاحب چیمہ نے اس سال بی ایس سی کا امتحان دیا ہے نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو اعلیٰ کامیابی عطا کرے (راجہ عبد الحمید انور محلہ دار رحمت شرقی ربوہ)

۲- میرے والد صاحب کافی عرصہ سے بواسیر کی شکایت میں مبتلا ہیں۔

احباب کامل شفا یابی کے لئے دعا فرمادیں میری اہلیہ بیمار ہیں احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبد الرحمن کارکن نظارت تعلیم ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضرور مع تفصیل کے جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۲۹:- میں سید غلام محمد ولد سید نیاز حسین صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ زراعت عمر پچھتر سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن رسولپور ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس وقت میری کل جائیداد زرعی و غیر زرعی تخمیناً ڈھائی مان کے قریب ہے۔ اس میں ایک مکان خام بھی ہے۔ کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ بنتی ہے جس میں سے اپنی بیوی موجودہ کا مہر مبلغ دو صد روپیہ ادا کرنی ہے۔ باقی آٹھ صد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سالانہ آمد پر دسواں حصہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی جس کی قیمت موجودہ وقت میں اندازاً اسی روپیہ (-/۸۰) بنتی ہے۔ ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ میری کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد خاکسار سید غلام محمد احمدی عفی عنہ ۱۸-۳-۵۹
گواہ شد:- الراقم خاکسار سید بدر الدین احمد عفی اللہ عنہ رسول پور۔ سونگڑہ ۱۸/۳
گواہ شد:- خاکسار سید غلام احمد احمدی عفی اللہ عنہ برادر حقیقی ساکن رسولپور سونگڑہ اڑیسہ ۱۸/۳
گواہ شد:- سید محمد موسیٰ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ساکن سونگڑہ۔ اڑیسہ۔

نمبر ۱۳۲۷۶:- میں محمد اسماعیل ولد محمد عبد الکریم صاحب نانگنڈ قوم شیخ پیشہ زمیندار عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ضلع رائے چور میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ کھیت کی سالانہ آمدن پر ہوتا ہے جو میرے والد صاحب کی سرپرستی میں ہے علاوہ ازیں خاکسار پینٹنگ کا کام کرتا ہے۔ جس کی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ جو بھی آمدنی ہوگی۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد محمد اسماعیل ۲۰/۱/۶۱ - گواہ شد:- عبد الغنی بلیریا سر دیودرگ
گواہ شد:- محمد عبد الحکیم نور پریذیڈنٹ۔ جماعت احمدیہ دیودرگ ۲۰/۱/۶۱

نمبر ۱۳۳۲۵:- میں ڈاکٹر نواب علی خاں ولد گمان خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ معلم عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن مانگا گوڑا حال قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد بصورت زمین واقعہ موضع مانگا گوڑہ تحصیل سوراڈہ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ رقبہ ایک ایکڑ مالیتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد از قسم منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت یہ زمین رہن رکھی ہوئی ہے۔ یعنی اس پر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ کا بار ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ -/۸۹ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد میں اگر اضافہ ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرے ترکہ کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم بھی میں حصہ جائیداد کے طور پر اپنی زندگی میں ادا کروں گا۔ جو بوقت حساب مجرا کی جائیگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف۔ سید شجاعت علی ساہتہ دفتر قادیان۔ العبد:- نواب علی خاں ۲۲-۱۰-۶۱
گواہ شد:- قریشی عطاء الرحمان عفی اللہ عنہ ۲۲-۱۰-۶۱ سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:- حافظ صلاح الدین درویش قادیان۔

علماء کرام نے مذہبی مسائل کو ہوا دے کر فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر دی ہے

ڈپٹی کمشنر لائل پور سید سردار احمد شاہ کی پریس کانفرنس

لائلپور ۱۲ ستمبر۔ ضلع لائلپور میں مختلف مکاتیب فکر کے بعض علماء کرام نے متنازعہ فیہ مذہبی مسائل کو ہوا دے کر فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر دی ہے جس سے امن عامہ کو سخت خطرہ لاحق ہے یہ الفاظ آج ڈپٹی کمشنر لائلپور سید سردار احمد شاہ نے اپنے کمرۂ عدالت میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔ موصوف نے ان علماء کرام کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی ان سرگرمیوں پر نظر ثانی کریں اور عوام میں ان مسائل کو نہ چھیڑیں۔ جن سے امن و امان تباہ ہو رہا ہے۔ آپ نے محب الوطن لوگوں اور لائلپور کے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اس فضا کو ختم کرنے کے لئے انتظامیہ سے تعاون کریں۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور نے مزید کہا کہ انتظامیہ کی ہر ممکن کوشش ہے کہ شہر کی فضا پُر امن رہے۔ اور لوگوں کے مذہبی جذبات خون کی ہولی کی شکل نہ اختیار کر جائیں۔ تاہم یہ مسئلہ انتظامیہ کی کوششوں اور قانون کے سہارے حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ رائے عامہ اس مسئلہ کے حل کے لئے پوری طرح ہموار نہ ہو۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے ہاں قتل کے جرم کے لئے قانون میں سزائے موت موجود ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی قتل ہوتے رہتے ہیں۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ صرف قانون ہی کسی صورت حال کا مکمل علاج نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے اخلاقی جرأت بھی ضروری ہوتی ہے۔

آپ نے کہا کہ اگر انتظامیہ کو اس صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے قانون کو حرکت میں لانا پڑا۔ تو اس سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ عوام الناس مذہبی اشتعال کا شکار نہ ہوں۔ اور ایسی مذہبی تحریکوں میں شرکت سے گریز کریں۔ جن میں لوگوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کیا جاتا ہو۔

آخر میں آپ نے پھر علمائے کرام سے دردمندانہ اپیل کی کہ وہ قوم و ملک پر رحم کریں اور ایسے مسائل نہ چھیڑیں جو قوم و ملک کو نقصان پہنچائیں۔ آپ نے کہا کہ علمائے کرام جن مسائل کو ہوا دیتے ہیں وہ محض جزوی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کا مذہب کی روح سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ آپ نے مزید کہا کہ ان باریک مسائل کی تحقیقات بلند پایہ دینی محققین کا کام ہے لیکن اگر عوام کو ان میں الجھا دیا جائے۔ تو وہ فرقہ وارانہ فسادات میں الجھ جائیں گے۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور نے کہا یہ انتہائی شرمناک مقام ہے کہ صرف ضلع لائلپور ہی ایسا ہے۔ جو فرقہ وارانہ کشیدگی کا اس حد تک شکار ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ امر اور بھی افسوسناک ہے کہ ہم دوسرے اضلاع سے مقرروں کو بلاتے ہیں جو باہر سے یہاں آکر ضلع کی فضا کو خراب کر رہے ہیں آپ نے علماء کو مشورہ دیا کہ وہ اس صورت حال کو ترک کر کے قومی و ملی اتحاد کی طرف توجہ دیں اور لوگوں کے ذہنوں سے بھی ان اختلافات کو دور کریں۔ تاکہ امن عامہ بحال ہو سکے۔

سید سردار احمد شاہ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اس سلسلے میں اخبار نویس اہم رول ادا کر سکتے ہیں آپ نے اخبار نویسوں سے اپیل کی کہ وہ اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے باقاعدہ طور پر مہم چلائیں۔ تاکہ یہ ضلع فرقہ وارانہ کشیدگی سے نجات حاصل کر سکے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے موصوف نے اخبار نویسوں سے درخواست کی کہ وہ اپنے کالموں میں ایسا مواد شائع نہ کریں۔ جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا ملتی ہو۔ آپ نے کہا کہ اخبار نویسوں کو انتظامیہ سے تعاون کرنا چاہیئے اور ایسا مواد شائع کرنا چاہیئے۔ جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی ختم ہو اور ضلع میں اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا ہو سکے۔

(ڈیلی بزنس لاہور ۱۳ ستمبر ۱۹۶۲ء)

الفضل میں اشتہار
دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

یورپی مشترکہ منڈی اور دولتِ مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز

"کامن ویلتھ اور یورپی ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون کا دائرہ وسیع کیا جا سکتا ہے"

لندن ۱۵ ستمبر۔ صدر ایوب نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دولتِ مشترکہ اور یورپی مشترکہ منڈی کے درمیان تعاون کے امکانات معلوم کرنے کے لئے دونوں اداروں کے رکن سربراہوں کی کانفرنس بلائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ دولت مشترکہ کے تخیل سے زیادہ وسیع پیمانے پر بین الاقوامی تعاون کا امکان ہے یا نہیں۔ صدر ایوب نے اس خیال کا اظہار کیا کہ گو سیاسی اعتبار سے یورپی مشترکہ منڈی کی سرگرمیاں صرف یورپ تک محدود رہ سکتی ہیں۔ لیکن اقتصادی اعتبار سے یورپی منڈی اور دولت مشترکہ کے رکن ممالک کے درمیان باہمی تعاون کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کیا جا سکتا ہے۔

صدر پاکستان نے غیر ملکی صحافیوں کی انجمن سے خطاب کرتے ہوئے کہا "مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یورپی مشترکہ منڈی سے تعاون کی تجویز میں دولت مشترکہ سے زیادہ بڑے پیمانے پر بین الاقوامی تعاون کا تصور عملی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

صدر ایوب نے کہا "یورپ کی تاریخ میں یہ انتہائی نازک مرحلہ ہے اگر دور اندیشی سے کام لیا جائے تو زیادہ بڑی حقیقت وجود میں آسکتی ہے"! آپ نے کہا کہ اگر یورپ دوسرے ملکوں سے الگ تھلگ رہتے ہوئے اپنی خوشحالی میں اضافہ کرتا رہا تو دوسری دنیا کے مسائل حل کرنے میں اس سے کوئی مدد نہیں ملے گی۔ آپ نے متنبہ کیا کہ اگر موجودہ تجاویز کی وجہ سے دوسرے ملکوں کے مفاد کو نقصان پہنچا اور وہ اقتصادی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے تو آگے چل کر مغربی ملکوں کو آج کی نسبت کہیں زیادہ سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

رائٹر کے نمائندہ نے صدر ایوب کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر ایوب کی طرف سے کامن ویلتھ اور یورپی مشترکہ منڈی کے رکن ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون کی تجویز نے لندن میں دولت مشترکہ کے لیڈروں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی ہے اور برطانیہ اور یورپی منڈی کے درمیان اشتراک کے سوال پر جو مذاکرات ہو رہے تھے وہ سب کے سب اس نئی تجویز کے وسیع تصور کے سامنے ماند پڑ گئے ہیں۔ صدر پاکستان جو ایک دن کے لئے آج پیرس جانے والے ہیں فرانس کے صدر ڈیگال سے اس مسئلہ پر مزید بات چیت کریں گے۔ اور صدر ڈیگال کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ بعض ملکوں کے لیڈروں نے اس تجویز کی افادیت کے بارے میں شبہ کا اظہار کیا۔ ان حلقوں نے کہا ہے کہ صدر ڈیگال کو اس تجویز کی افادیت کا قائل کرنے کے لئے صدر ایوب کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن پاکستانی وفد کے ارکان نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ صدر پاکستان فرانس کے سربراہ کو اپنے موقف کا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لندن سے رائٹر کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ کانفرنس ہاؤس سے باہر کل کی بات چیت کے دوران پاکستانی وفد کے ارکان کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ امور دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر ڈنکن سینڈز نے آج صبح صدر ایوب سے ملاقات کی اور ایک گھنٹہ تک ان سے بات چیت کرتے رہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب نے کل شام برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن سے طویل بات چیت کے دوران اس بات پر زور دیا تھا کہ یورپی منڈی اور برطانیہ سے اشتراک کے متعلق آخری فیصلہ سے پہلے دولت مشترکہ اور یورپ کے متعلقہ ملکوں کی وزارتی سطح کی کانفرنس بلائی جائے۔ صدر ایوب نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اگر ایسی کانفرنس سربراہوں کی سطح پر بلائی جائے تو یہ زیادہ موزوں ہوگا۔ آج پاکستانی وفد کے ارکان نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ تجویز نئی ہے۔ بہرحال ابھی تک دوسرے ملکوں کے مجموعی ردعمل کا اندازہ لگانا ممکن نہیں البتہ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ دولت مشترکہ کے رکن ملکوں کی حمایت حاصل ہونے سے اس تجویز پر مزید بات چیت ممکن ہو جائے گی۔

سوئیکارنو کو تاحیات صدر بنانے کی تجویز

جکارتا ۱۵ ستمبر۔ انڈونیشی کابینہ کے تمام وزراء ملک کے مختلف اداروں کے سربراہوں اور پیپلز کانگرس کو ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ صدر سوئیکارنو کو تاحیات انڈونیشیا کا صدر بنا دیا جائے۔ انتارا خبر رساں ایجنسی نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ تجویز صدر سوئیکارنو کی شہرت کو دوام بخشنے والی کمیٹی نے پیش کی ہے اس تجویز پر کمیٹی کے چیئرمین اور سیکرٹری نے دستخط کئے ہیں۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ ابھی تک ملک میں صدر سوئیکارنو سے بڑا کوئی لیڈر دیکھنے سننے میں نہیں آیا ہے۔ صدر سوئیکارنو نے اپنی تمام عمر ملک و ملت کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔

حیدرآباد میں بارش کی وجہ سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۱۵ تک پہنچ گئی

تھرمل پاور سٹیشن کو نقصان پہنچنے سے بجلی کی فراہمی منقطع ہو گئی

حیدرآباد ۱۵ ستمبر۔ بدھ کی رات کو حیدرآباد میں جو شدید ترین بارش ہوئی تھی۔ اس کے نتیجے میں مزید اموات کی اطلاع ملی ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد پندرہ تک پہنچ گئی ہے قبل ازیں نو آدمیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی تھی۔

بارش جو پرسوں (جمعرات) کی شام تک جاری رہی۔ حیدرآباد اور اس کے آس پاس کے علاقے میں لوگوں کے لئے ایسی آفت اور مصیبت کی حیثیت رکھتی تھی۔ جس کی قبل ازیں مثال نہیں ملتی۔ حیدرآباد اور اس کے گردو نواح میں چھ سے زیادہ مکان اور دو ہزار جھونپڑیاں تباہ ہو گئیں۔ اسی طرح مکانوں کی ایک بڑی تعداد کو شدید نقصان ہوا اور ہزاروں افراد بے خانماں ہو گئے۔

حیدرآباد کا تھرمل پاور سٹیشن نے بھی کام کرنا بند کر دیا ہے۔ کیونکہ بارش کا پانی اسٹیشن کی حدود میں داخل ہو گیا تھا اور مشینیں اس میں ڈوب گئی تھیں۔ اس کی وجہ سے حیدرآباد کے پورے زون میں شہروں قصبات اور دیہات کو بجلی کی فراہمی بالکل منقطع ہو گئی ہے البتہ حیدرآباد شہر کو پرانے بجلی گھر سے برقی رو بدستور سپلائی ہو رہی ہے۔ امید ہے تین روز کے اندر اندر تھرمل پاور اسٹیشن دوبارہ کام شروع کر دے گا۔ سارا شہر ایک نہایت المناک منظر پیش کر رہا ہے۔ ہزاروں بے خانماں لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں۔ نشیبی علاقوں اور گردو نواح کی کئی بستیوں کی حالت اور بھی زیادہ دردناک ہے جہاں بے خانماں لوگوں کے سامان کے ساتھ ساتھ مردہ جانور مویشی مرغیاں وغیرہ پانی میں تیرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ (پاکستان ٹائمز)

ولادت

میرے بڑے بھائی محترم شیخ محمود احمد صاحب ریلوے گارڈ سمہ سٹہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "مسعود احمد" تجویز فرمایا ہے نومولود محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن کا نواسہ اور مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب آف بوریوالہ کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نسیمہ فرحت اہلیہ محترم صلاح الدین خانصاحب بنج ہالیسڈ)

مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ سید یعقوب شاہ مستعفی ہو گئے

لاہور ۱۵ ستمبر، مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ سید یعقوب شاہ نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر نے ان کا استعفا منظور کر لیا ہے لیکن جب تک گورنر کسی نئے وزیر خزانہ کو مقرر نہیں کرتے اس وقت تک وہ صوبائی وزیر خزانہ کے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔ سید یعقوب شاہ نے استعفا کے مراسلہ میں لکھا ہے کہ میرا چھوٹا لڑکا عرصہ سے سخت بیمار چلا آرہا ہے۔ اور ہر ممکن علاج کے باوجود اس کی حالت بہتر نہیں ہوئی۔ اس صورت حال کے باعث میرے ذہن پر بڑا بوجھ رہتا ہے۔ اور میں یکسوئی سے اپنا کام نہیں کر سکتا۔ میرے فرائض اس امر کے متقاضی ہیں کہ مکمل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ ان کی طرف توجہ دوں۔ لیکن اپنے بیٹے کی مسلسل علالت کے باعث میں تمام توجہ اپنے فرائض کی انجام دہی کی طرف نہیں دے سکتا۔

شام کے نئے وزیر اعظم

دمشق ۱۵ ستمبر۔ شام کے صدر مسٹر ناظم القدسی نے مسٹر خالد العظم کو شام کی نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی ہے۔ مسٹر خالد العظم نے شام کی پارلیمنٹ سے اپنے حق میں اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔ بشیر عظمت کے استعفے کے بعد شام کی پارلیمنٹ میں مسٹر خالد العظم کو ۱۵۷ ووٹ حاصل ہوئے۔ مخالفت میں صرف ایک ووٹ ڈالا گیا۔ مسٹر خالد العظم نے بعد میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ شام اب انتہائی خطرناک مرحلہ سے گزر چکا ہے اور میں اسباب کی پیدائش کی کوشش کروں گا کہ شام کے افق پر جو سیاہ بدلیاں نظر آرہی ہیں وہ بھی چھٹ جائیں۔ آپ نے کہا کہ شام مکمل غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرے گا اقوام متحدہ کا احترام کیا جائے گا ہم تمام طاقتوں کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کریں گے۔

ولندیزی پارلیمنٹ نے سمجھوتہ کی منظوری دیدی

ہیگ ۱۵ ستمبر۔ مغربی نیوگنی کا نظم و نسق بتدریج انڈونیشیا کو منتقل کرنے کے متعلق حال ہی میں دونوں ملکوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا ولندیزی پارلیمنٹ نے تین کے مقابلہ میں ترسیٹھ ووٹوں سے اس کی منظوری دیدی ہے۔